تبصرے

فلسفۂ اقبال کا مطالعہ (A study in Iqbal's philosophy.)

از جناب بشیر احمد صاحب ڈار ایم ۔ اے ضخامت ۲۲۴ صفحات، ٹائپ جلی اور روشن قیمت مذکور نہیں ۔ شائع کردہ شیخ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور۔

کوئی مہینہ ایسا ہوتا ہوگا جب اقبال پر کوئی نئی کتاب خود یا اس کا اشتہار نظر سے نہ گذرتا ہو۔ لیکن اس کے باوجود واقعہ یہ ہے کہ اقبال کے فکر کے مختلف گوشوں پر جس ہمہ گیری اور وسعتِ نظر کے ساتھ لکھنا چاہئے اور جس طرح لکھنا چاہئے اب تک نہیں لکھا گیا۔ فنونِ لطیفہ کے متعلق اقبال کا نظریہ، اقبال کا فلسفۂ خودی وغیرہ یہ عام بیش پا افتادہ چیزیں ہیں جن پر ہر ایک مصنف طبع آزمائی کرتا ہے۔ ہمارے نزدیک اقبال کے اسلامی فکر کا صحیح آئینہ ان کے وہ چھ انگریزی لکچر ہیں جس میں انھوں نے وحی۔ الہام۔ مذہبی وجدان۔ مقامِ نبوت۔ تجدیدِ احکامِ اسلام۔ اجتہاد۔ اور ختمِ نبوت وغیرہ کی نسبت اپنے خیالات آزادی اور صفائی سے بیان کئے ہیں۔ ضرورت اس کی ہے کہ اقبال پر بحیثیت مفکرِ اسلام بحث کرتے ہوئے ان لکچروں کا جائزہ لیا جائے اور ان کی روشنی میں بتایا جائے "اسرارِ خودی" اور "رموزِ بیخودی" کے مصنف کا مقامِ فکر کیا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب بھی اس عام روش سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ لائق مصنف نے شروع میں اپنی عقیدت کا اظہار ان لفظوں میں کر دیا ہے کہ ہندوستان میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کے بعد صرف ایک ڈاکٹر اقبال ہیں جنھوں نے صحیح اسلام کو پیش کیا اور لوگوں کو اسی کے سانچہ میں اپنی زندگیاں ڈھال لینے کی دعوت دی۔ اس سلسلہ میں مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ اقبال پر اعتراض بالکل غلط ہے کہ ان کا نظامِ فکر برگسان اور نیٹشے سے مستعار لیا ہوا ہے۔ بلکہ اس کا سرچشمہ دراصل قرآن وحدیث۔ مولانا رومی اور دوسرے صوفیائے اسلام کی کتابیں ہیں۔ ہمارے